Centre for Peace and
Development Initiatives

BUDGET STUDY CENTRE

پنجاب بجٹ بلیٹن
2022-23

فہرست

1۔ ٹیکس اور محصولات 3

1.1 صوبائی محاصل (Own Source Revenue) 5

2: جاری اخراجات (Current Expenditure) 8

3: ترقیاتی بجٹ 10

4: قرضہ جات 12

پنجاب بجٹ بلیٹن 2022-23

سال 2022-23 کیلئے پنجاب کے تجویز کردہ بجٹ کا حجم 3,226ارب روپے ہے۔ محصولات کا تخمینہ 2521ارب ہے جس میں سے 2020ارب روپے وفاقی قابل تقسیم پول(Federal Divisible Pool) سے حاصل ہوں گے۔ صوبہ پنجاب کا اپنے ذرائع سے آمدن (Own Source Revenue) کا تخمینہ 500.5ارب روپے ہے۔ جس میں پنجاب ریونیو اتھارٹی 190ارب روپے(22فیصد اضافہ)، بورڈ آف ریونیو 95ارب روپے(44فیصد اضافہ) اور محکمہ ایکسائز کے لئے 43.5ارب روپے(2فیصد اضافہ) کے اہداف مقرر کئے گئے ہیں۔ غیر ٹیکس محصولات(Non Tax Revenue) کا ہدف 163.5ارب ہے جو کہ رواں برس کی نسبت 24فیصد زائد ہے۔ آئندہ مالی سال میں 435.8ارب روپے مقامی حکومتوں کیلئے مختص کئے گئے ہیں۔

1۔ ٹیکس اور محصولات

پاکستان میں صوبوں کے پاس آمدن کے چار بڑے ذرائع ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑا حصہ تو وفاقی حکومت کی طرف سے این ایف سی ایوارڈ میں طے شدہ فارمولے کے تحت موصول ہوتا ہے۔ وفاقی قابلِ تقسیم پول(Federal Divisible Pool) میں صوبہ پنجاب کا حصہ 51.74فیصد ہے۔ وفاقی قابلِ تقسیم پول کل ٹیکس محاصل میں وفاق کے 42.5فیصد حصہ کو منہا کر کے حاصل ہوتا ہے۔ یہ 57.5فیصد حصہ این ایف سی ایوارڈ میں طے شدہ فارمولے کے مطابق صوبوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا اس قابلِ تقسیم پول(یعنی 57.5فیصد) میں پنجاب کا حصہ 51.74فیصد ہے۔

وفاقی قابلِ تقسیم پول میں پنجاب کے حصے کو جدول 1 میں دکھایا گیا ہے۔ پہلے 3برس کے اعدادوشمار اصل منتقل کی گئی رقوم پر مشتمل ہیں۔ سال 22-2021 کیلئے نظر ثانی شدہ اہداف(Revised Estimate) دیئے گئے ہیں جبکہ سال 23-2022 کیلئے بجٹ تخمینہ (Budget Estimates) دیئے گئے ہیں

اس میں کیا شامل ہے؟	2022-23***	2021-22**	2020-21*	2019-20*	2018-19*	وصولیاں
بلاواسطہ ٹیکس (انکم ٹیکس، ویلتھ ٹیکس، کیپٹل ویلیو ٹیکس)، اور بالواسطہ ٹیکس (کسٹم، سیلز ٹیکس درآمدات پر، فیڈرل ایکسائز، قدرتی گیس پر فیڈرل ایکسائز میں صوبائی حصہ)	2,020,738	1,761,166	1,321,168	1,185,825	1,160,879	**وفاقی قابلِ تقسیم پول**
زرعی انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس، لینڈ ریونیو، پروفیشنل ٹیکس، غیر منقولہ جائیداد پر کیپٹل ویلیو ٹیکس	50,812	40,813	25,381	18,933	19,674	**صوبائی بلاواسطہ ٹیکس**
خدمات پر سیلز ٹیکس، صوبائی ایکسائز، سٹیمپ ڈیوٹی، موٹر وہیکل ٹیکس	272,473	230,490	193,502	166,125	167,545	**صوبائی بالواسطہ**
تفریح پر ٹیکس، چینی پر ڈویلوپمنٹ سیس، رئیل اسٹیٹ ایجنسیوں کی رجسٹریشن پر ٹیکس، کاٹن فیس، ہوٹلوں پر ٹیکس	13,740	5,390	5,732	3,481	4,452	**دیگر بالواسطہ ٹیکس**
حکومتی جائیدادوں اور کاروبار سے آمدن، سول انتظامیہ سے موصول ہونے والی آمدن، ڈیوپلمینٹ سرچارج اور رائلیٹی	163,526	144,336	119,522	103,507	73,335	**صوبائی نان ٹیکس محصولات**
ایڈوانس اور قرضہ جات، اندرونی اور بیرونی قرضہ	705,103	598,569	302,684	208,369	175,157	**کیپٹل آمدن**
	3,226,391	**2,780,765**	**1,967,989**	**1,686,240**	**1,601,041**	**کل وصولیاں**

جدول 1: صوبائی حکومت کی ریونیو اور سرمایہ جاتی وصولیاں 19-2018 تا 23-2022

ذریعہ: مختلف برسوں کی بجٹ دستاویز https://www.finance.gov.pk

* اکاؤنٹس (اصل آمدن)

** نظر ثانی شدہ اہداف

*** بجٹ اہداف

گراف 1 میں وفاقی قابلِ تقسیم پول میں پنجاب کے حصہ کو دکھایا گیا ہے۔ گراف میں حالیہ برسوں کے دوران بجٹ تخمینہ، نظرِ ثانی شدہ تخمینہ اور اصل منتقل کی گئی رقوم میں فرق کو واضح کیا گیا ہے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ 2018-19 سے 2020-21 تک اصل رقوم ہمیشہ بجٹ تخمینہ سے کم ہی رہی ہیں۔ اس رجحان سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ 2021-22 اور 2022-23 کے جب اصل اعدادوشمار جاری کئے جائیں گے تو وہ بجٹ تخمینہ سے کم ہی ہوں گے۔ ایک وفاقی وزیر کے حالیہ بیان کے مطابق 2021-22 میں کسی بھی صوبہ کو این ایف سی ایوارڈ کی چوتھی قسط نہیں مل سکی جسکا مطلب یہ ہے کہ 2021-22 میں نظرِ ثانی شدہ اہداف کو بے سود ہی بڑھایا گیا ہے اور اصل اعداد بجٹ تخمینہ سے بھی کم ہوں گے۔

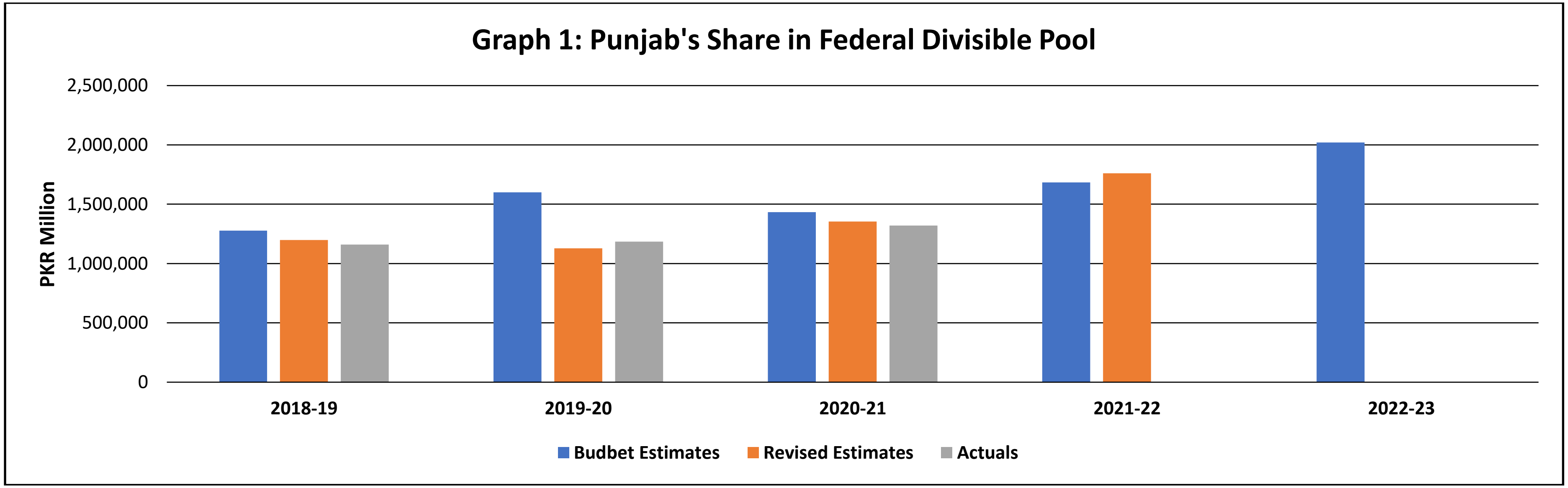

1.1 صوبائی محاصل (Own Source Revenue)

سال 23-2022 کیلئے صوبائی ٹیکس محاصل کا تخمینہ 337 ارب روپے ہے۔ یہ محصولات بلاواسطہ (Direct) اور بالواسطہ (Indirect) ٹیکس کے ذریعے اکھٹا کئے جائیں گے۔ ٹیکس کا یہ ہدف سال 22-2021 کے نظر ثانی شدہ اہداف سے 21.8 فیصد زائد ہے۔ صوبہ کیلئے محصولات کا کل ہدف (ٹیکس اور غیر ٹیکس محصولات) 500.5 ارب روپے ہے۔ محصولات کے ان اہداف میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے لیکن مستقبل میں صوبے کی ضروریات کے مدِ نظر شاید محصولات اکٹھا کرنے کیلئے زیادہ بھرپور کوشش کی ضرورت ہے۔ صوبے کے کل اخراجات میں صوبائی محصولات کا حصہ تقریباً 20 فیصد ہے۔ اسے ہر صورت بڑھانا ہو گا۔ صوبائی محاصل کے تخمینہ اور اصل آمدن میں ایک بہت بڑا فرق ہے۔ (گراف 3) پچھلے دو برسوں میں یہ فرق کسی حد تک کم ہوا ہے لیکن بالواسطہ ٹیکس اور بلاواسطہ ٹیکس میں تناسب ابھی تک کم نہیں کیا جا سکا۔ صوبائی محاصل میں سال 19-2018 سے سال 21-2020 تک بلاواسطہ ٹیکس کا حصہ 11 فیصد رہا ہے۔ سال 22-2021 اور 23-2022 میں یہ حصہ 17 فیصد ہے۔ لیکن خیال رہے کہ سال 2021-22 کے اہداف نظر ثانی شدہ جبکہ 23-2022 کے بجٹ تخمینہ کے اہداف دکھائے گئے ہیں ان دو برسوں کے اصل اعداد شائع ہونے پر ہی اندازہ ہو گا کہ کل ٹیکس میں بلاواسطہ ٹیکس کا اصل حصہ کیا ہے۔ تاہم اگر صوبائی حکومت زرعی ٹیکس اکٹھا کرنے پر اپنی توجہ مبذول کرلے تو بالواسطہ ٹیکس اور بلاواسطہ ٹیکس کے فرق کو مزید کم کیا جا سکتا ہے۔

روپے ملین میں

وصولیاں	بجٹ تخمینہ 2018-19	اصل آمدن 2018-19	بجٹ تخمینہ 2019-20	اصل آمدن 2019-20	بجٹ تخمینہ 2020-21	اصل آمدن 2020-21	بجٹ تخمینہ 2021-22	نظر ثانی شدہ تخمینہ 2021-22	بجٹ تخمینہ 2022-23
صوبائی بلاواسطہ ٹیکس	31,770.14	19,674	36,697.00	18,933	38,366	25,381	49,605	40,813	50,812
صوبائی بالواسطہ ٹیکس	233,088.38	167,545	245,971.03	166,125	171,246	193,502	210,355	230,490	272,473
دیگر بالواسطہ ٹیکس (صوبائی)	10,925.30	4,452	12,295.15	3,481	11,274	5,732	12,606	5,390	13,740
کل صوبائی ریونیو آمدنی	**275,784**	**191,670**	**294,963**	**188,539**	**220,886**	**224,615**	**272,566**	**276,694**	**337,025**
بجٹ کے تخمینے اور اصل اخراجات میں فرق	**(84,114)**		**(106,425)**		**3,729**		**4,128**		

جدول 2: پنجاب کی ریونیو وصولیاں، بجٹ اہداف بمقابلہ اصل آمدن

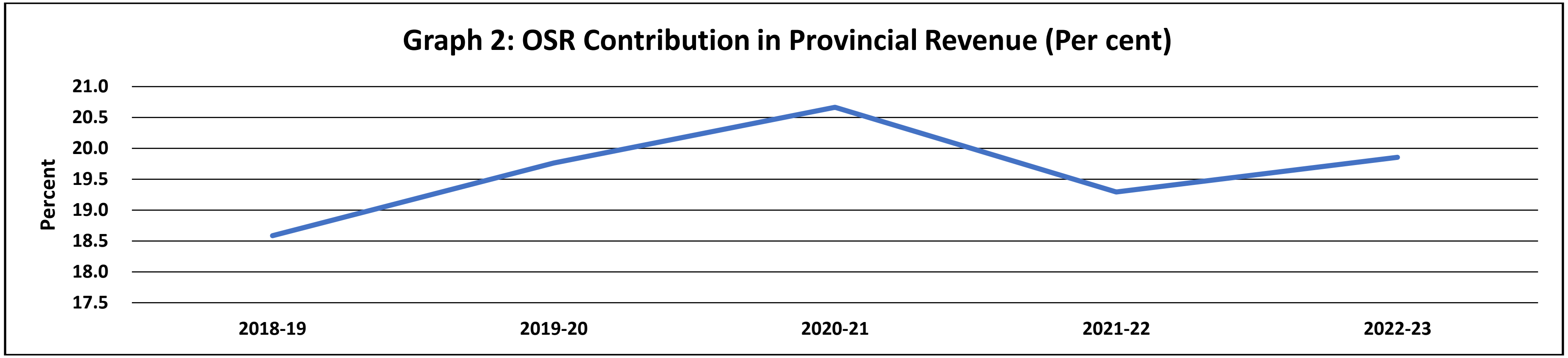
Graph 2: OSR Contribution in Provincial Revenue (Per cent)
Percent
21.0
20.5
20.0
19.5
19.0
18.5
18.0
17.5
2018-19
2019-20
2020-21
2021-22
2022-23

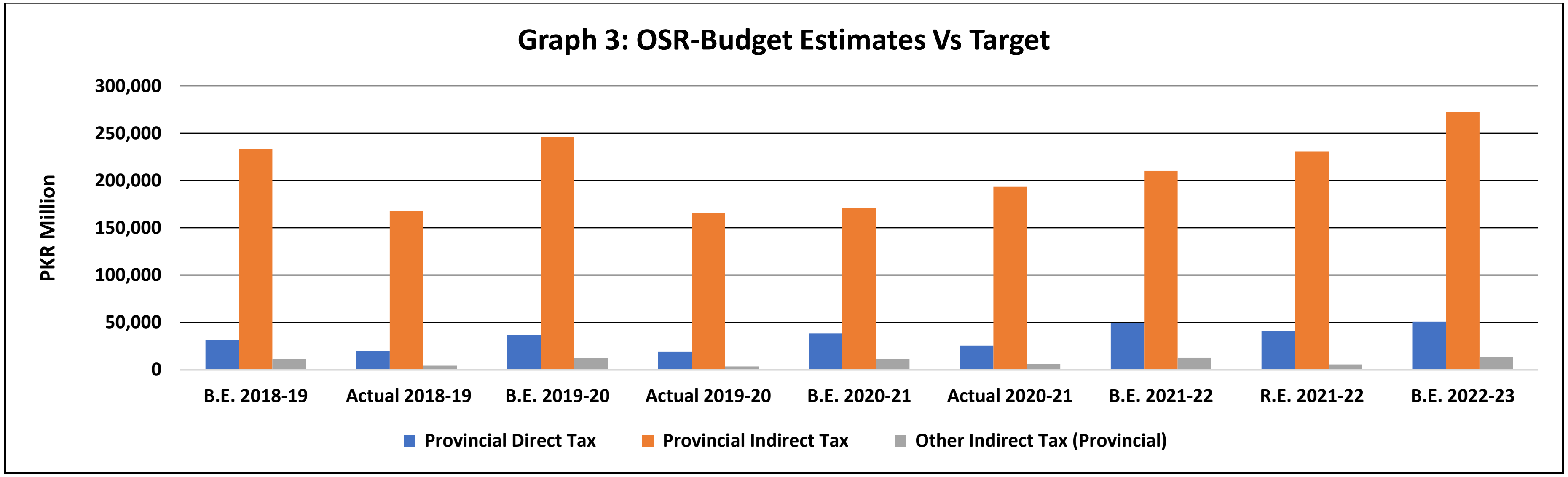
Graph 3: OSR-Budget Estimates Vs Target
PKR Million
300,000
250,000
200,000
150,000
100,000
50,000
0
B.E. 2018-19
Actual 2018-19
B.E. 2019-20
Actual 2019-20
B.E. 2020-21
Actual 2020-21
B.E. 2021-22
R.E. 2021-22
B.E. 2022-23
Provincial Direct Tax
Provincial Indirect Tax
Other Indirect Tax (Provincial)

زراعت کو پنجاب کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حثیت حاصل ہے لیکن محصولات میں زراعت کا حصہ بہت کم ہے۔ ہمارے ہاں پچھلی تین دہائیوں سے زرعی ٹیکس موضوع بحث رہا ہے تاہم حکومتِ پنجاب کی کارکردگی اس میدان میں کافی کمزور رہی ہے۔ پچھلے کئی برسوں سے زرعی انکم ٹیکس کے اہداف میں اس شرع سے اضافہ نہیں ہوا جس طرح کچھ دوسرے محصولات کے اہداف میں ہوا ہے۔ پچھلے تین برسوں میں زرعی انکم ٹیکس کا اوسط ہدف 2328 ملین روپے ہے۔ اگلے برس اس ہدف کو بڑھا کر 2825 ملین روپے کر دیا گیا ہے جو کہ سال 22-2021 کے اہداف سے 21 فیصد زائد ہے۔

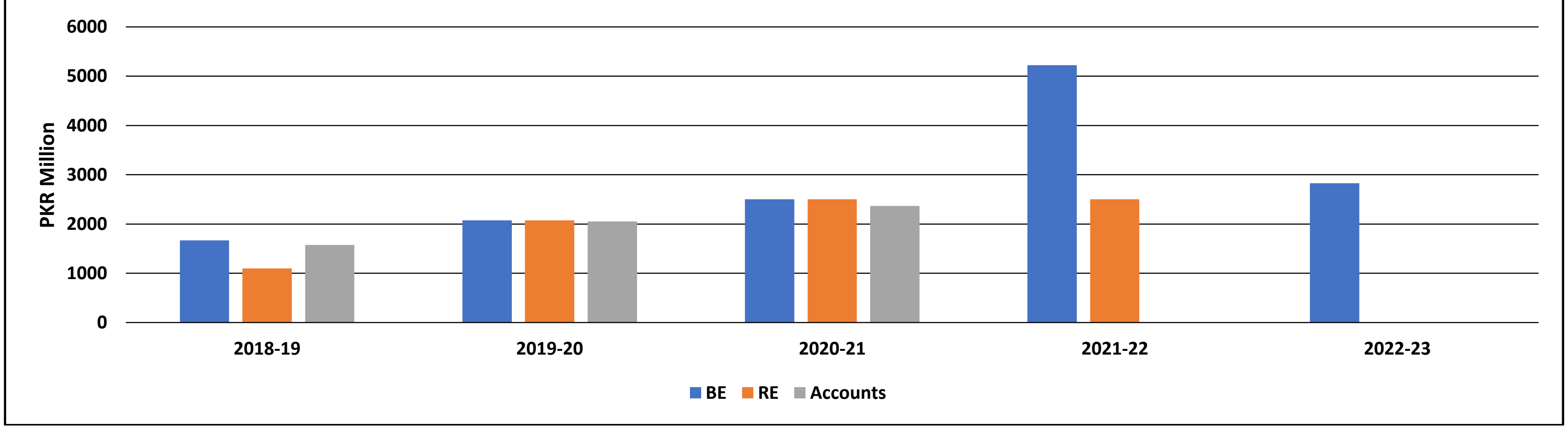

Graph 4: Agriculture Income Tax in Punjab 2018-19 to 2022-23

2: جاری اخراجات (Current Expenditure)

پچھلے پانچ برسوں میں پنجاب کے غیر ترقیاتی بجٹ میں 52 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ سال 19-2018 میں یہ اخراجات 1129 ارب روپے تھے جبکہ سال 23-2022 کے غیر ترقیاتی اخراجات کا تخمینہ 1711 ارب روپے لگایا گیا ہے۔ جدول 3 میں کرنٹ ریونیو اخراجات کو فنکشنل کلاسیفکیشن کے تحت دکھایا گیا ہے۔ سال 23-2022 کے جاری اخراجات کا تخمینہ سال 22-2021 کے تخمینے سے 19.89 فیصد جبکہ سال 22-2021 کے نظر ثانی شدہ تخمینہ سے 20.5 فیصد زائد ہے۔ روپے کی قیمت میں حالیہ 24 فیصد سے زائد کمی اور افراطِ زر کی بڑھتی ہوئی شرح کا مطلب ہے کہ سال 23-2022 میں بھی حکومت کے اصل وسائل کم و پیش رواں سال کے برابر ہی رہیں گے۔ اسکا یہ مطلب بھی ہے کہ حکومت نے جاری اخراجات کم کرنے کا کوئی ایسا خاص منصوبہ نہیں بنایا۔ سرکاری افسران کا پیٹرول کا کوٹہ کم کرنے کے حالیہ حکومتی اعلانات محض عوام کو تسلی دینے کیلیئے ہیں اور یہ کسی طور پر بھی قابلِ عمل نہیں ہیں۔

سال 23-2022 میں فنکشنل ہیڈ "جنرل پبلک سروس" کا تخمینہ رواں سال کے نظر ثانی شدہ تخمینہ سے 33.7 فیصد زائد ہیں۔ قرضہ جات پر سود کی ادائیگی اسی فنکشنل ہیڈ سے ہوتی ہے۔ یہاں پر یہ بات توجہ طلب ہے کہ قرضوں پر سود میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر نئے قرضوں کے حصول میں فیصلہ سازی کے وقت فہم و فراست سے کام نہ لیا گیا اور قرضوں کے اصل زر کی واپسی کیلیئے کوئی ٹھوس منصوبہ بندی نہ کی گئی تو قرضوں پر ادائیگیاں بہت جلد صوبائی وسائل پر بہت بڑا بوجھ بن جائیں گی۔ سال 23-2022 میں قرضوں کی ادائیگی کیلیئے 15.4 ارب روپوں کی ضرورت ہو گی جو کہ رواں سال کے نظر ثانی شدہ اہداف سے 59.4 فیصد زائد ہیں۔

بجٹ پر اسی بوجھ کی وجہ سے فنکشنل ہیڈ "رہائشی اور عوامی سہولتوں (Housing and Community Amenities) کا سال 23-2022 کیلیئے بجٹ 10 ارب روپے سے کم ہو گیا ہے۔ پچھلے دو برسوں میں اس مد میں 20 ارب روپے سے زائد خرچ کئے جا رہے تھے۔ بجٹ میں اس کمی کا مطلب ہے کہ شہری ترقی کا بجٹ 12.95 ارب روپے سے کم ہو کر 1.77 ارب روپے رہ گیا ہے۔ اسی طرح دیہی ترقی کا بجٹ 12.89 ارب روپے سے کم ہو کر اگلے سال 1.68 ارب روپے رہ جائے گا۔

پنجاب کے کرنٹ کیپیٹیل اخراجات دو حصوں میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ کیپیٹیل اکاؤنٹ I (نان فوڈ اکاؤنٹ) قرضوں کا اصل زر واپس کرنے، غیر مالیاتی (Non-Financial) اداروں اور سرکاری ملازمین کو قرضہ دینے میں استعمال ہوتا ہے۔ سال-2022 23 میں کیپیٹیل اکاؤنٹ I کے تحت اخراجات کا تخمینہ 153 ارب روپے ہے۔ جس میں 64.89 ارب روپے بیرونی قرضوں کی واپسی اور 6.07 ارب روپے اندرونی قرضوں کی واپسی کیلیئے استعمال ہوں گے۔ باقی ماندہ رقم میں سے 25.8 ارب روپے غیر مالیاتی اداروں کو قرضہ دینے اور 500 ملین روپے سرکاری ملازمین (ہائیکورٹ کے جج) کو قرضے دینے کیلیئے استعمال ہوں گے۔ اکاؤنٹ II (فوڈ اکاؤنٹ) میں گندم کی خریداری کیلیئے کمرشل بینکوں سے موصول ہونے والی رقوم اور گندم کی خرید و فروخت سے حاصل ہونے والی رقوم کیلیئے استعمال ہوتا ہے۔ اگلے سال اس مد میں 550 ارب روپے رکھے گئے ہیں جن میں سے 378 ارب روپے گندم کی سرکاری خرید و فروخت کیلیئے استعمال ہوں گے 172 ارب روپے کمرشل بینکوں کو قرضے کی واپسی کیلیئے استعمال کیا جائے گا۔

قرضوں کے اصل زر کی واپسی نے ابھی پنجاب حکومت پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالا۔ تاہم سال 25-2024 سے اورنج لائن ٹرین پر لئے گئے قرضے کی واپسی شروع ہو جائے گی جو کہ حکومت اخراجات میں سالانہ 25 ارب روپے کا اضافہ کرے گی۔

روپے ملین میں

فنکشنل ہیڈ	2018-19	2019-20	2020-21	2021-22	2022-23	اس میں کیا شامل ہے؟
عوامی سرکاری خدمات	664,279	699,484	706,376	777,297	1,039,054	صوبائی اسمبلی، گورنر ہاؤس، وزیر اعلی ہاؤس، محتسب، کشنر، ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر، لوکل گورنمنٹ اور کمیونٹی ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، فنانس ڈیپارٹمنٹ، پنشن، سود کی ادائیگی، لوکل گورنمنٹ کو منتقلی، تعلیم اور صحت اتھارٹیز
امن وامان اور حفاظتی امور	155,760	174,685	185,917	209,948	208,675	عدالتیں، پولیس، مسلح سول افواج، جیل خانہ جات
معاشی امور	106,487	98,780	120,252	156,257	151,357	زراعت، آبپاشی، خوراک، جنگلات، ماہی پروری، ایندھن اور توانائی، کان کنی، صنعتیں، سڑکیں، ذرائع آمدورفت، سول ورکس
ماحول کا تحفظ	411	402	462	625	632	ماحولیاتی تحفظ کا ادارہ، آلودگی سے بچاؤ
رہائش اور معاشرتی سہولیات	12,888	12,369	21,846	25,807	9,445	رہائش، شہری ترقی، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی، فراہمیِ آب
صحت	117,138	139,180	142,365	162,912	188,914	ہسپتال، پبلک ہیلتھ کی خدمات، صحت انتظامیہ
تفریح، ثقافت اور مذہب	2,911	3,670	3,518	4,231	5,340	تفریح، کھیلیں، ثقافت، مذہبی امور
تعلیمی اُمور اور خدمات	63,382	56,074	70,223	77,497	88,574	پرائمری، ثانوی، اعلی تعلیم
سماجی تحفظ	6,068	15,362	6,499	9,093	19,937	امدادی اقدامات، سیلاب سے بچاؤ اور نکاسی آب، سماجی بہبود، خواتین کی ترقی
کل جاریہ اخراجات	**1,129,323**	**1,200,006**	**1,257,457**	**1,423,667**	**1,711,929**	
کرنٹ کیپٹل اکاؤنٹ I	75,309	79,665	85,968	81,061	153,483	قرضوں کی واپسی، سرکاری مازمین کو قرض، مقامی حکومتوں اور خود مختار اداروں کو قرضہ، سرمایہ کار
کرنٹ کیپٹل اکاؤنٹ II	110,701	161,354	2,100,653	512,350	550,980	خوراک اور چینی کی تجارت
کل کرنٹ کیپٹل اخراجات (اکاؤنٹ I اور اکاؤنٹ II)	186,010	241,018	2,186,621	593,411	704,463	
کل جاری اخراجات (کرنٹ اور کیپٹل)	**1,315,333**	**1,441,024**	**3,444,077**	**2,017,079**	**2,416,391**	

جدول 3: پنجاب کے جاری اخراجات کی فنکشنل کلاسیفیکیشن

ذریعہ: مختلف برسوں کی بجٹ دستاویز https://www.finance.gov.pk

* اصل اخراجات

** نظر ثانی شدہ اخراجات

*** اخراجات کا تخمینہ

3:ترقیاتی بجٹ

سال 23-2022 کیلئے ترقیاتی اخراجات کا تخمینہ 685 ارب روپے ہے جو کہ 22-2021 کے نظر ثانی شدہ اخراجات سے 5.6 فیصد زیادہ ہے۔ پنجاب کے ترقیاتی بجٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ریونیو ترقیاتی بجٹ جس کا حجم 366 ارب روپے ہے اور کیپیٹیل ترقیاتی بجٹ جس کا حجم 318 ارب روپے ہے۔

شعبہ تعلیم میں نئے اسکولوں کی تعمیر 23-2022 میں حکومت کی ترجیح نہیں ہوگی۔ اسکولوں کی تعمیر کیلئے صرف 239 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ ان تین اسکیموں پر خرچ ہوں گے: ضلع ملتان میں کیڈٹ کالج کا قیام (199 ملین روپے)، لاہور میں چلڈرن لائبریری کی تزین و آرائش اور سیالکوٹ میں ڈویژنل پبلک سکول کا قیام۔

اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں گزشتہ حکومت کی شروع کی گئی کچھ اسکیمیں اس دفعہ فنڈز سے محروم رہیں گی۔ یونیورسٹی آف اپلائیڈ انجنیئرنگ اور ایمرجنگ ٹیکنالوجی 16.6 ارب روپے کی ترقیاتی اسکیم ہے۔ سال 22-2021 میں اس کیلئے 1 ارب روپے کا کیپیٹیل ترقیاتی بجٹ مختص کیا گیا تھا۔ تاہم نظر ثانی شدہ تخمینہ کے مطابق اسے ریونیو ترقیاتی بجٹ میں 1.37 ارب روپے مختص کر دیئے گئے۔ وسط مدتی ترقیاتی فریم ورک (Medium Term Development Framework- MTDF) کے مطابق اس اسکیم کو 23-2022 میں 5 ارب روپے اور 24-2023 میں 5.5 ارب روپے مختص کئے جانے تھے۔ تاہم سال 23-2022 میں اس اسکیم کیلئے کوئی فنڈ مختص نہیں کئے گئے۔ یونیورسٹی آف جھنگ کا سال 22-2021 کا کیپیٹیل ترقیاتی بجٹ 50 ملین روپے تھا۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ میں اسے صرف 5 ملین روپے مختص کئے گئے۔ MTFD کے مطابق اس اسکیم کو 23-2022 میں 500 ملین اور 24-2023 میں 424.9 ملین مختص کئے جانے ہیں۔ یہ اسکیم بھی حکومتی منصوبہ بندی میں جگہ نہیں پا سکی اور سال 23-2022 میں اس اسکیم کے لئے کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔ اسی طرح MTDF کے مطابق خواجہ فرید انجنیئرنگ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی کو 23-2022 میں 600 ملین اور 24-2023 میں 411 ملین ملنے تھے۔ اس اسکیم کیلئے سال 23-2022 میں صرف 6 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

صحت کا ترقیاتی بجٹ دو سیکٹر میں تقسیم ہوتا ہے۔ 1: بنیادی اور ثانوی صحت، 2: سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اور میڈیکل ایجوکیشن (Specialized Health Care and Medical Education) بنیادی صحت کیلئے ترقیاتی اخراجات 20.1 ارب روپے سے کم کر کے 15.8 ارب روپے کر دیئے گئے ہیں۔ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کا ترقیاتی بجٹ رواں سال کی نسبت تقریباً دوگنا کر دیا گیا ہے۔ سال 23-2022 میں اس مد میں 146.7 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہیلتھ انشورنس پروگرام کیلئے 125.3 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گزشتہ حکومت کا صحت کارڈ پروگرام کسی نہ کسی شکل میں جاری رہے گا۔ سال 22-2021 میں اس پروگرام کیلئے 60 ارب روپے مختص کئے گئے تھے۔ اعلیٰ سطحی ہسپتالوں (Tertiary Care Hospitals) کے لئے ترقیاتی بجٹ کی فراہمی اس برس حکومت کی ترجیحات میں شامل نہیں ہے۔ چنانچہ ان ہسپتالوں کا ترقیاتی بجٹ 23-2022 میں کم کر کے 918.6 ملین کر دیا گیا ہے۔ سال 22-2021 میں اس کے نظر ثانی شدہ اخراجات کا تخمینہ 6.37 ارب روپے تھا۔ صحت کے مختلف ذیلی سیکٹروں (Sub-Sectors) کیلئے مختص کیپٹل ترقیاتی بجٹ کا 3 فیصد ہے۔ بنیادی اور ثانوی صحت کے کیپیٹل ترقیاتی بجٹ میں اگلے سال 50 فیصد سے زیادہ کٹوتی کی جائے گی۔ سال 23-2022 کیلئے اس ذیلی سیکٹر کا بجٹ 5 ارب روپے ہے۔ سال 22-2021 کے نظر ثانی شدہ تخمینہ کے مطابق یہ بجٹ 10.8 ارب روپے تھا۔ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کیلئے اگلے سال 4.7 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ سال 22-2021 کے نظر ثانی شدہ تخمینہ کے مطابق سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کا بجٹ 6.39 ارب روپے تھا۔

روپے ملین میں

فنکشنل ہیڈ	**2018-19**	**2019-20**	**2020-21**	**2021-22**	**2022-23**	**اس میں کیا شامل ہے؟**
عوامی سرکاری خدمات	24,883	50,794	62,712	109,573	35,559	صوبائی اسمبلی، گورنر ہاؤس، وزیر اعلی ہاؤس، محتسب، کمشنر، ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر، لوکل گورنمنٹ اور کمیونٹی ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، فنانس ڈیپارٹمنٹ، پنشن، سود کی ادائیگی، لوکل گورنمنٹ کو منتقلی، تعلیم اور صحت اتھارٹیز
امن وامان اور حفاظتی امور	3,688	1,210	2,099	2,145	5,666	عدالتیں، پولیس، مسلحہ سول اَفواج، جیل خانہ جات
معاشی امور	109,492	102,620	122,994	273,025	364,789	زراعت، آبپاشی، خوراک، جنگلات، ماہی پروری، ایندھن اور توانائی، کان کنی، صنعتیں، سڑکیں، ذرائع آمدورفت، سول ورکس
ماحول کا تحفظ	5	4	5,007	2,175	4,700	ماحولیاتی تحفظ کا ادارہ، آلودگی سے بچاؤ
رہائشی اور معاشرتی سہولیات	15,482	22,638	49,751	115,975	52,322	رہائش، شہری ترقی، پبلک ہیلتھ انجیئرنگ، پبلک ہیلتھ اتھارٹی، فراہمِ آب
صحت	30,346	25,844	54,353	103,169	163,461	ہسپتال، پبلک ہیلتھ کی خدمات، صحت انتظامیہ
تفریح، ثقافت اور مذہب	1,370	1,835	3,522	8,156	8,769	تفریح، کھیلیں، ثقافت، مذہبی امور
تعلیمی اُمور اور خدمات	26,888	28,019	24,724	32,207	48,816	پرائمری، ثانوی، اعلی تعلیم
سماجی تحفظ	305	577	1,419	1,443	918	امدادی اقدامات، سیلاب سے بچاؤ اور نکاسی آب، سماجی بہبود، خواتین کی ترقی
کل	**212,461**	**233,541**	**326,582**	**647,867**	**685,000**	
ریونیو ترقیاتی اخراجات	158,184	159,968	237,499	431,689	366,431	
کیپٹل ترقیاتی اخراجات	54,277	73,572	89,083	216,178	318,569	

جدول 4: پنجاب کے ترقیاتی اخراجات کی فنکشنل کلاسیفیکیشن

ذریعہ: مختلف برسوں کی بجٹ دستاویز https://www.finance.gov.pk

4: قرضہ جات

کیا صوبائی حکومتیں براہِ راست قرضہ لے سکتیں ہیں؟ اسکا جواب ہاں میں ہے۔ اٹھارویں آئینی ترمیم کے بعد صوبے براہِ راست بیرونی واندرونی قرضہ لے سکتے ہیں تاہم چاروں صوبوں کیلیئے اس قرضہ کی کل حد پاکستان کی جی ڈی پی کا 0.85 فیصد ہے۔ 2017 سے پہلے یہ حد 0.5 فیصد تھی لیکن صوبوں کے مطالبے پر 2017 میں یہ حد بڑھادی گئی۔ اس وقت صوبوں کا مطالبہ تھا کہ یہ حد کم از کم 1 فیصد کر دی جائے لیکن وفاقی حکومت نے 0.85 فیصد پر ہی اتفاق کیا۔ اس 0.85 فیصد میں صوبوں کی قرضہ لینے کی انفرادی حد اس صوبہ کی آبادی کا پاکستان کی کل آبادی میں فیصد حصہ ہے۔ مثلاً اگر صوبہ پنجاب کی آبادی پاکستان کی آبادی کا 57 فیصد ہے تو صوبہ پنجاب 0.85 فیصد جی ڈی پی کا 57 فیصد تک قرضہ لے سکتا ہے۔ جون 2022 میں پاکستان کی جی ڈی پی کا تخمینہ 58,600 ارب روپے ہے۔ اس جی ڈی پی کے 0.85 فیصد کے حساب سے صوبے مجموعی طور پر 498 ارب روپے قرض لے سکتے ہیں۔ اگر ہم پنجاب کی آبادی پاکستان کی کل آبادی کا 57 فیصد فرض کریں تو پنجاب کے قرضے کی حد 284 ارب بنتی ہے۔ مارچ 2022 تک پنجاب حکومت پر کل قرضہ 1094 ارب روپے تھا جو کہ اپنی قانونی حد سے ساڑھے تین گنا سے بھی زیادہ ہے۔ قرضہ کا یہ حجم پنجاب کی جی ڈی پی کا 5 فیصد ہے۔ یہ مارچ 2022 کے سرکاری اعدادوشمار ہیں جو کہ موجودہ شرح مبادلہ پر شدید دباؤ کی وجہ تبدیل ہوسکتے ہے۔ پنجاب کا 99.7 فیصد قرضہ بیرونی قرضہ ہے جو کہ زراعت، ٹرانسپورٹ، تعلیم، اور شہری ترقی کے ترقیاتی اسکیموں کیلیئے لیا گیا ہے۔

اصل قرضہ صوبے کی آمدن کا فیصد	صوبے کی آمدن	قرضے کی زیادہ سے زیادہ حد (ارب روپے)	پنجاب جی ڈی پی کے فیصد قرضہ	پنجاب کی جی ڈی پی	پاکستان کی جی ڈی پی	قرضہ	سال
48	1,108	143	3	16,279	29,598	526	**Jun-16**
44	1,273	154	3	17,524	31,862	559	**Jun-17**
45	1,525	167	4	18,918	34,396	693	**Jun-18**
67	1,425	187	4	21,207	38,559	954	**Jun-19**
71	1,408	202	4	22,950	41,727	998	**Jun-20**
76	1,257	230	4	26,074	47,407	955	**Jun-21**
50	2,182	284	3	32,230	58,600	1,094	**Jun-22**

جدول 5: پنجاب کا قرضہ

ذریعہ: مختلف برسوں کی بجٹ دستاویز https://www.finance.gov.pk

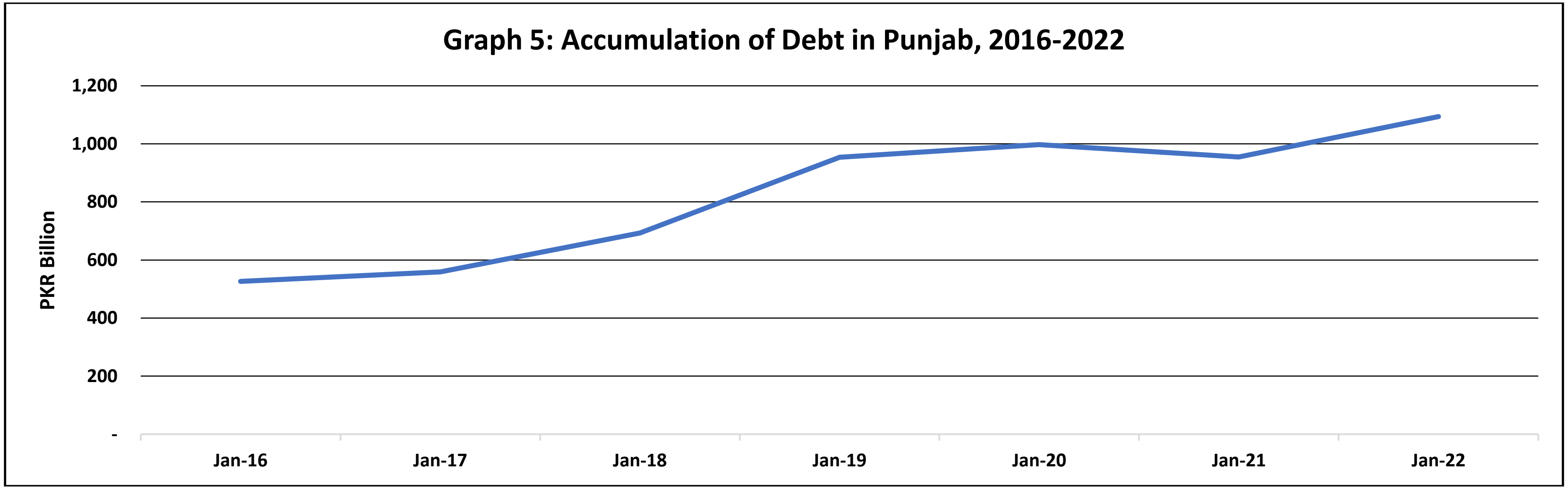
Graph 5: Accumulation of Debt in Punjab, 2016-2022
PKR Billion
1,200
1,000
800
600
400
200
-
Jan-16
Jan-17
Jan-18
Jan-19
Jan-20
Jan-21
Jan-22

Centre for Peace and Development Initiatives(CPDI) is an independent, non-partisan and a not-for-profit civil society organization working on issues of peace and development in Pakistan. It is registered UNDER SECTION 42 of the Companies Ordinance, 1984 (XLVII of 1984). It was established in September 2003 by a group of concerned citizens who realized that there was a need to approach the issues of peace and development in an integrated manner. CPDI is a first initiative of its kind in Pakistan. It seeks to inform and influence public policies and civil society initiatives through research-based advocacy and capacity building in order to promote citizenship, build peace and achieve inclusive and sustainable development. Areas of special sectoral focus include promotion of peace and tolerance, rule of law, transparency and access to information, budget watch and Legislative Watch and Development.

Centre for Peace and Development Initiatives

+92 51 831 27 94, 831 27 95

+92 51 844 36 33

info@cpdi-pakistan.org

/cpdi.pakistan

/cpdi_pakistan

/cpdi_pak

A company setup under Section 42 of the Companies Ordinance, 1984

www.cpdi-pakistan.org